(قسط ۵۹) مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی

استاد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا سمیع الحق مدظلہ کی ذاتی ڈائری

۸۴-۱۹۸۳ء کی ڈائری

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب، اہل محلہ و گردوپیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ، اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں...... (مرتب)

جہاد کی فضیلت و اہمیت اور حضرت شیخ الحدیث کے ارشادات، مجاہدین کے ساتھ مجلس

۱۶۔مارچ ۱۹۸۳: مولانا نذر نعمانی اور مولوی محمد اسلم حقانی اپنے مجاہدین رفقاء کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے ملنے آئے حضرت شیخ کی طبیعت آج بڑی کشادہ تھی بڑے ہشاش بشاش معلوم ہورہے تھے جماعت مجاہدین کی آمد سے تو اور بھی طبیعت میں نشاط آگیا اور مجاہدین و حاضرین سے کافی دیر تک جہاد افغانستان کی مناسبت سے گفتگو کرتے رہے جو ارشادات قلم بند ہوسکے وہ یہ ہیں۔

فرمایا: جہاد اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے سعی اور کوشش اس میں بڑی برکتیں ہیں اللہ کریم کی غیبی نصرتیں شامل حال رہتی ہیں۔

عکاشہ کا حضورؐ کی چھڑی سے تلوار کا کام:

حضرت عکاشہؓ جب خالی ہاتھوں باطل سے برسرپیکار تھے تو آں حضرت ﷺ نے ان کو ایک

چھڑی جس کا نام عون تھا عنایت فرمائی۔اور ارشادفرمایا عکاشہ! اس چھڑی کو کفار کے مقابلہ میں استعمال کرو اور اللہ کا نام لے کر جنگ کے میدان میں اس سے کفر کا مقابلہ کرو۔ یہ چھڑی تلوار کا کام دے گی تو نبوت کا معجزہ اور جہاد کی برکت یوں ظاہر ہوئی کہ اس لکڑی نے جنگ بدر اور متعدد غزوات میں تلوار سے بھی بڑھ کر کام دیا۔ یہ تو حضرات صحابہ کی اہم باتیں ہیں نبوت کے معجزات اور صحابہ کی کرامات ہیں اور خیر القرون کا مبارک دور، آج جس دور سے ہم گذر رہے ہیں یہ خیر القرون سے صدیوں دور اور قرب قیامت کا زمانہ ہے۔ایمان کمزور اور یقین مضمحل ہو چکے ہیں مگر اعلائے کلمۃ اللہ اور اللہ کے نام کی سر بلندی کے لئے جہاد اور قربانی کے برکات اب بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔آپ حضرات (افغان مجاہدین) کو اس کا مشاہدہ ہو رہا ہے کہ خالی ہاتھ اور بے سروسامانی کی حالت میں مجاہدین کے ہاتھوں رب قدیر نے بمبار طیاروں، دیو پیکر ٹینکوں اور ہر قسم کے جدید آتشیں اسلحہ سے لیس طاقتور فوج کو بفضل اللہ بری طرح شکست ہوئی ہے یہ سب جہاد کی فضیلت وکرامت ہے افغانستان کی یہ جنگ اور افغان مجاہدین کا یہ مومنانہ جہاد درحقیقت اسلام کی فتح جہاد کی عظمت، مجاہدین کی فضیلت اور دین وایمان اور نبوت کا معجزہ ہے۔ رب قدیر سب کو عزیمت اور استقامت عطا فرمائے جو لوگ اس میدان میں اتر آئے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو عزیمت واستقامت بھی بخش دی ہے ہمارے مولانا جلال الدین حقانی مولوی یونس خالص حقانی اور سینکڑوں علماءٔ مجاہدین خاک وخون اور گولوں اور توپوں کی برستی ہوئی آگ سے کھیل رہے ہیں مگر ان کے پائے استقامت میں کوئی لغزش نہیں آئی۔

مولانا جلال الدین حقانی سے اللہ تعالیٰ نے میدان جہاد میں ٹینک شکنی کا کام لے رہا ہے

مولانا جلال الدین حقانی سے خدا تعالیٰ اس وقت میدان جہاد میں ٹینک شکنی کا کام لے رہے ہیں کئی دفعہ گولیوں کی زد میں آئے مگر خدا کا فضل دیکھئے ہر مرتبہ محفوظ رہے یہ سب خدا تعالیٰ کی قدرت کے کرشمے ہیں وہ جب چاہتا ہے جس انداز سے چاہتا ہے اپنے بندوں کو محفوظ رکھتا ہے۔میری تو اللہ کریم سے یہی دعا رہتی ہے کہ خدا تعالیٰ آپ حضرات اور تمام مجاہدین اسلام کو ہر آفت سے اور دشمن کے حملے سے محفوظ رکھے۔

حضرت خالد بن ولید اور خلعت شہادت کی تمنا

حضرت خالد بن ولید جو اسلام کے عظیم جرنیل، فاتح اور بہت بڑے مجاہد تھے۔ساری زندگی جہاد میں گذاری قیصر وکسریٰ جیسے شاہان وقت کے مقابلہ کی بڑی بڑی جنگیں لڑیں۔شہادت کی تمنا تھی اور شہادت کے لئے دعائیں کرتے رہے۔مگر خدا تعالیٰ کو ان کی محافظت منظور تھی اس لئے ان کی میدان جنگ میں شہید ہونے کی دعا پوری نہ ہوئی جب وفات کا وقت ہوا تو فرمایا:۔

لوگو! خبردار رہنا اور یہ خیال ہرگز نہ کرنا کہ موت جنگ کی وجہ سے آتی ہے یا جو لڑتا ہے وہی مرتا ہے میری

ساری زندگی تمہارے سامنے ہے ہمیشہ لڑائیاں لڑتا رہا بڑے بڑے معرکے سر کیئے اور ہر لمحہ اور ہر گھڑی میں یہ تمنا رہتی تھی کہ اللہ پاک مجھے خلعت شہادت سے نوازیں مگر میری یہ آرزو پوری نہ ہوئی۔

حضرت خالد کا یہ فرمانا کہ میری آرزو پوری نہ ہوئی اس کی وجہ یہ تھی کہ خدا تعالیٰ کو اس کا پورا کرنا منظور نہ تھا علماء حضرات نے یہاں ایک عجیب علمی نقطہ بیان فرمایا ہے کہ حضرت خالد بن ولید کو لسان نبوت سے سیف من سیوف اللہ کا خطاب ملا تھا۔ تو تلوار کا کام کاٹنا ہے کٹنا نہیں۔ اگر بالغرض حضرت خالدؓ کسی غزوہ میں شہید ہو جاتے اور تلوار کی دھار سے کٹ جاتے تو مشرکین مذاق اڑاتے اور کہتے کہ یہ کیسی تلوار ہے جو مخلوق کے ہاتھوں سے کٹ گئی۔ درحقیقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیا ہوا خطاب سیف اللہ اللہ تعالیٰ کو اس کی لاج رکھنا منظور تھا اس لئے حضرت خالد کو کٹنے سے محفوظ رکھا (مجاہدین سے) ہم بوڑھوں کو بھی اپنی دعاؤں بالخصوص میدان جنگ کے اوقات کی مستجاب دعاؤں میں نہ بھلانا اور اپنی مقبول دعاؤں میں یاد فرما کر ہم گناہ گاروں پر احسان کریں۔

الٰہی نصرت کے لئے مجرب وظیفہ آیت: ایک جن کا دلچسپ قصہ

آپ حضرات بھی **انا جعلنا فی اعناقهم اور شاهت الوجوه** کا وظیفہ پڑھا کریں اللہ پاک معاونت بھی فرمائیں گے اور محافظت بھی ہمارے اکابر اساتذہ اور اسلاف نے اس آیت کے ورد کے بے شمار فوائد اور ثمرات بیان فرمائے ہیں میں نے اپنے مشائخ سے ماموں اللہ بخش نامی ''جن'' کا قصہ سنا ہے اور بارہا سنا ہے جو احمد آباد سے بھاگ کر گنگوہ آ گیا تھا اور پھر یہاں اپنی آمد کا واقعہ تفصیل سے بیان کیا کرتا تھا کہ میں نے احمد آباد میں ایک عورت کو ستانا شروع کیا تو اس کے رشتہ دار اس کے لئے کئی عاملوں کو لاتے رہے جو عامل بھی آتا۔ میں دھمکی دھونس اور زدوکوب سے اس کا خوب نوٹس لیتا۔ آخر ایک ایسے آدمی کو لایا گیا جو بظاہر اپنے سادہ لباس اور وضع قطع سے ایک معمولی انسان معلوم ہوتے تھے میں نے انہیں بھی دھمکی دے دی کہ تیری طرح بیسوں عامل آئے اور میرا کچھ نہ بگاڑ سکے اور میرے ساتھ چھیڑ خوانی پر کوئی اچھا خاصہ نتیجہ بھی مرتب نہ ہو سکا میں نے عامل سے کہا کہ تیرا بھی وہی انجام ہوگا جو پہلوں کا ہوتا رہا۔ اتنے میں اس عامل نے **انا جعلنا فی اعنا قهم اغلالاً** کی آیت پڑھنی شروع کر دی، مکمل کی تو میرے سامنے ایک بہت بڑی دیوار حائل ہوگئی اس عامل نے مجھے کہا کہ عورت کو چھوڑ دو ورنہ ابھی قید کرتا ہوں میں اپنی ضد پر رہا اور عامل کو ایک دوسری دھمکی دے دی کہ عامل نے پھر اسی آیت کو پڑھا تو میرے پیچھے بھی ایک مضبوط دیوار کھڑی ہوگئی پھر عامل آیت پڑھتے گئے اور میرے اردگرد دیواریں چڑھتی گئیں اور میں ایک مضبوط حصار میں بند ہوگیا اور اپنی نجات بھاگ جانے میں پائی لہٰذا وہاں سے بھاگ کر اب گنگوہ حاضر ہوا اور یہاں آ کر پناہ لی ہے۔

مجاہدین کے ناموں کی برکتیں

بہرحال میں عرض یہ کر رہا تھا کہ یہ سب قرآنی آیات اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اور وظائف کی برکات ہیں جو مخلصین و صالحین کو حاصل ہوتے ہیں۔ اللہ کریم نے جس طرح جہاد میں بے پناہ برکتیں رکھی ہیں اسی طرح مجاہدین کے مقام اور نام میں بھی کثیر برکتیں ہیں امام بخاری نے تمام بدری مجاہدین (صحابہ) کے نام یک جا کر گئے ہیں جو بھی ان اسماء کے وسیلہ سے دعا کرتا ہے اللہ پاک اس کی دعا کو قبول فرماتے ہیں اور اگر کسی کی دعا قبول نہیں ہوتی تو اس کے یہ معنی نہیں کہ مجاہدین کے اسماء میں برکت نہیں بلکہ اس کی کئی اور وجوہات ہوسکتی ہیں۔ مثلاً قبولیت دعا کی جو شرائط ہیں وہ مفقود ہیں اور عدم قبولیت دعا بعض اوقات عدم خلوص کا نتیجہ بھی ہوسکتا ہے۔ خدا کے حضور دعا کوئی عام منتر اور جادو نہیں بلکہ دعا میں خشوع و خضوع یقین و ایمان کی ساتھ ساتھ احترام عظمت اور فضیلت کو بھی سامنے رکھنا ہوتا ہے۔ اب تو بحمد للہ مجاہدین کی برکتوں کے طفیل بہت سے علاقوں میں ارزانی اور رزق کی کشادگی کی خبریں بھی آرہی ہیں۔

روسی دشمن اور ببرک کارمل کا خیال تھا کہ مجاہدین و مہاجرین بھوکوں مر جائیں گے مگر آج وہ مجاہدین کے ساتھ اللہ کی نصرت دیکھ رہے ہیں اور ان کے رزق کی کشادگی کے ساتھ ساتھ ان کو میدان کارزار میں کامیاب دیکھتے ہیں تو ان کی ناک خاک آلود ہو جاتی ہے میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ سب کچھ حضرات مجاہدین کی اپنے خلوص اور دیانتداری کے نتائج ہیں اللہ کریم مزید استقامت دے۔

افغان مجاہدین سے دلچسپ مذاکرہ

۱۸۔مارچ ۱۹۸۳ء: حضرت اقدس شیخ الحدیث مدظلہ نماز جمعہ سے فارغ ہوئے تو معتقدین اور مہمانوں نے گھیر لیا سب کی تمنا مصافحہ اور دعا کی درخواست تھی۔ اسی دوران افغان مجاہدین کا ایک بڑا وفد حاضر ہوا جس میں نور المدارس غزنی کابل اور زیادہ تر دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء تھے وفد کی رہنمائی مولانا دوست محمد افغانی فاضل حقانیہ اور قیادت مولانا سید عبدالستار حقانی مولوی معراج الدین حقانی، ملا حمید اللہ حقانی، ملا حمید اللہ حقانی، ملا خلیل الرحمان واعظ اور امان اللہ خان واعظ کی علاوہ قاری محمد اکرم اور مجاہد عالم خان بھی وفد میں شریک تھے۔

غزنی محاذ جنگ

قائد وفد: حضرت! ہمارا یہ وفد غزنی کے محاذ جنگ سے تعلق رکھتا ہے اور حاضر خدمت ہوا ہے جہاں سے ہمارے ساتھ دیگر علماء اور مشائخ کے علاوہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے تقریباً ۳۰ فضلاء مصروف کار اور دشمن سے برسرپیکار ہیں سب کی خواہش اور تمنا یہی تھی کہ آپ کی زیارت و ملاقات کے لئے حاضر ہوں۔ اور

دعائیں حاصل کریں چونکہ محاذ جنگ کے کمزور پڑ جانے کا اندیشہ تھا۔اس لئے سارے حاضر خدمت نہ ہو سکے۔سب رفقاء سلام عرض کرتے تھے اور دعا کی درخواست بھی ہمارے آمد کا مقصد بھی یہی ہے کہ محاذ جنگ کی کارکردگی جہاد افغانستان کی مجموعی کامیابی اور اہم حالات و واقعات سے آپ کو آگاہ کر دیں اور بعض پیش آمدہ مسائل میں مشورہ کے علاوہ مزید کامیابی اور فتح مندی کے لئے آپ سے دعا کرائیں۔

حضرت نے دیر تک دعا کی اور فرمایا کہ ہم بوڑھوں پر آپ بہت بڑا احسان کرتے ہیں کہ گاہے گاہے زیارت و ملاقات کا شرف بخش دیتے ہیں۔

حضرت الشیخ: آپ کا محاذ جنگ کونسا ہے؟

قائد وفد: میں نے ابھی عرض کیا تھا کہ ہمارا یہ وفد اور اس کے علاوہ ہمارے تین سو رفقاء غزنی کے محاذ جنگ پر دشمن سے برسرپیکار ہیں ہمارا یہ محاذ جنگ بھی ایسی جگہ واقع ہے کہ چاروں طرف سے دشمن کا گھیرا ہے اور ہم بیچ میں محصور ہیں۔

سرحدات پر دشمن کے مقابلہ کیلئے ایک رات ڈیوٹی کی فضیلت

حضرت الشیخ: جی ہاں، آپ حضرات سرحدات کی حفاظت کر رہے ہیں۔خدا تعالیٰ کی نزدیک سرحدات کی حفاظت کرنے والوں کا مقام بلند اور درجات عالی ہیں رباط یوم ولیلة خیر من الدنیا وما فیھا(الحدیث) سرحدات پر دشمن کے مقابلہ میں ایک رات کی ڈیوٹی دنیا و مافیھا کی تمام نعمتوں سے افضل ہے وجہ یہ ہے کہ سرحدات پر ہر ہر لمحہ دشمن کے مقابلہ میں چوکنا رہنا پڑتا ہے۔اور ہر لمحہ عزیز جان اور قیمتی زندگی خطرہ میں رہتی ہے۔سرحدات کے محافظ کو ہر آن یہ یقین رہتا ہے کہ شاید یہ گھڑیاں اس کی زندگی کی آخری لمحات ہوں۔اللہ پاک سب کو کامرانی اور فتح مندی سے نوازے اور دنیا و آخرت کی لازوال نعمتوں سے مالا مال کر دے۔آپ لوگوں کے یہ نورانی چہرے دیکھ دیکھ کر حقیقت یہ ہے کہ ایمان تازہ ہو جاتا ہے کچھ لوگ دنیا کے لئے لڑتے ہیں کچھ ملک و وطن کے لئے اور بعض ایسی بھی ہیں جو قومیت اور لسانیات کے لئے کٹ مرتے ہیں اور بعض ملک و مال اور دولت و جائیداد کے لئے لڑتے ہی مگر آپ بڑے خوش نصیب ہیں کہ اللہ کے دین کی سربلندی اور اسلام کی فتح مندی کے لئے اور صرف خدا کی رضا کے لئے لڑتے ہیں اور آپ کے جہاد کا واحد مقصد اعلائے کلمۃ اللہ ہے۔

افغان مجاہدین اور تبوک اور بدر و احد جیسی غیبی نصرتیں

جہاد افغانستان کا سہرا آپ علماء حضرات کے سر ہے وہاں کی اکابر مشائخ اور علماء افغان مجاہدین کے زعماء اور دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء جب یہاں تشریف لاتے ہیں اور جو نہیں آسکتے وہ خطوط کے ذریعہ میدان

جنگ کی رپورٹیں اور حالات و واقعات کی اطلاع دیتے رہتے ہیں تو میں ان کے واقعات وحالات ان کی جواں مردی اور پامردی اور ثابت قدمی اللہ کی غیبی نصرتیں اور حیرت کن حالات و واقعات سن کر اپنے رفقاء اور یہاں کے طلباء سے کہتا رہتا ہوں کہ ہم نے جو کتابوں میں بدر واحد اور تبوک وحنین کے مجاہدین کے ساتھ جو اللہ کی غیبی نصرتوں اور کرامات کے جو واقعات پڑھے ہیں۔ رب ذوالجلال کے وہی اکرام و الطاف افغانستان کے مجاہدین میدان جہاد میں اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔

ایک مجاہد شہید تو سو روسی فوجی جہنم رسید

قائدوفد: جی ہاں! حال ہی میں ہمارا ایک سپاہی تھا۔ اچانک اس کا روسی فوج سے مقابلہ ہو گیا تو اللہ پاک نے اسی ایک مجاہد سپاہی کے ہاتھوں بارہ مسلح روسی فوجی گرفتار کرائے۔ الحمد اللہ! کہ ہر محاذ پر ہر لڑائی میں اور تقریباً ہر میدان میں مجاہدین کے مقابلہ میں روسیوں کو زبردست شکست اٹھانی پڑتی ہے اور اب تو ہمارا دعوی ہے کہ ایک مجاہد اور سو روسی فوجی انشاء اللہ مجاہد فتح یابی اور روسی ہزیمت پائیں گے یہ صرف دعوی ہی نہیں بلکہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ اگر ادھر ایک مجاہد شہید ہوتا ہے تو اس کے مقابلہ میں سو روسی فوجی جہنم رسید ہوتے ہیں۔

حضرت الشیخ: روس نے افغانستان کے نہتے مسلمانوں کے خلاف جدید ترین اسلحہ اور زہریلی گیسیں استعمال کر کے انتہائی ظلم سفاکانہ جارحیت اور درندگی کا ثبوت دیا ہے۔

قائدوفد: مگر اس کے باوجود اللہ رب العزت کے فضل و کرم اور آپ حضرات کی دعاؤں کے صدقہ ہر میدان میں اسے مجاہدین کے ہاتھوں شکست فاش ہوئی ہے اور ایسے موقعوں پر مجاہدین کے ساتھ رب نصیر کی جو غیبی نصرتیں ہوتی ہیں ان کے مشاہدہ سے انسان حیران رہ جاتا ہے ایک مرتبہ ایک محاذ پر چند مٹھی بھر رفقاء کا روسی دشمن کے تین سو ٹینکوں اور چالیس بمبار طیاروں سے مقابلہ ہوا۔ دشمن کی طاقت اور یلغار دیکھ کر اس وقت ہمارا خیال تھا بلکہ یقین کہ آج مجاہدین میں کوئی بھی زندہ نہیں بچے گا۔ مگر جب لڑائی ختم ہوئی اور مجاہدین نے رفقاء کا حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سوائے ایک دو کے شہید ہونے کے باقی سب صحیح سالم موجود تھے۔

حضرت الشیخ: مجاہدین کا ولولہ اور عزائم؟

قائدوفد: اگر مجاہدین کا یہی ولولہ اور اتحاد قائم رہا تو ہم دو سو سال تک آسانی سے روس کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

حضرت الشیخ: بلی ان تتقو ا و تصبر وا تقوی اور صبر کامیابی کا اصل گر اور غلبہ و فتح مندی کی شرط اول ہے جب انسان اللہ رب العزت کے بتائے ہوئے ان دو اصولوں پر کاربند ہو جائے تو اللہ کریم اپنی غیبی خزانوں سے اس کی مدد فرماتے ہیں اور جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ نے اس کا وعدہ فرمایا ہے یمدد کم بخمسة الاف

قائد وفد (مجاہدین سے) آپ کے مقبوضہ علاقوں کی صورت حال............

صرف چند مرکزی مقامات کے علاوہ ہر جگہ مجاہدین کا اپنا تسلط اور قبضہ ہے۔ روسی فوج اپنے مقبوضہ مخصوص بڑے شہروں سے باہر قدم بھی نہیں رکھ سکتی جیسا کہ ہمارے رفقا اور مجاہدین کھلے بندوں ان کے شہروں میں نہیں گھوم پھر سکتے ہم نے اپنے مقبوضہ علاقوں میں پھر سے مدارس قائم کر دئے ہیں دینی علوم کی تعلیم جاری ہے اور وہاں کا نظام حکومت بھی مجاہدین کے زیر نگرانی بلکہ انہیں کا قائم کردہ اور خالص اسلامی ہے۔ حدود قصاص اور شرعی قوانین نافذ العمل ہیں ۔ معاملات اور ہر قسم کے مقدمات کے شرعی فیصلہ جات وہاں کی شرعی عدالتیں کرتی ہیں۔

حضرت الشیخ: روسی اور کارمل فوج میں آپ کوئی امتیاز بھی کرتے ہیں؟

قائد وفد: جی نہیں۔ ہمارے نزدیک دونوں ایک برابر ہیں روسی فوج ہو یا کارمل نمائندے مقابلہ میں جو بھی ہاتھ لگتے ہیں ہم انہیں گرفتار کر لیتے ہیں اور اپنی فوجی کاروائی کرتے ہیں۔

روسی فوجی اور کارمل فوجی میں امتیاز؟

حضرت الشیخ: تو کارمل فوج میں جو مسلمان غلط فہمی سے شریک ہیں............

ایک مجاہد: جو مسلمان غلط فہمی کا شکار تھے اور نادانی سے کارمل فوج کا ساتھ دے رہے تھے ان کو تو اللہ پاک نے صحیح فکر اور ٹھیک سوچنے اور سمجھنے کی توفیق دے دی ہے لہٰذا وہ کارمل فوج سے علیحدہ ہو کر مجاہدین سے آ ملے ہیں۔ باقی جو رہ گئے ہیں یہ خالص پرچمی خلقی اور روسی ذہن اور روسی عقیدہ کے لوگ ہیں۔

نورالمشائخ کیلئے دعا

جب حضرت شیخ کے دریافت کرنے پر مولانا زعفرانی نے آپ کو بتایا کہ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت نورالمشائخ زندہ ہیں مگر ان سے تاحال ملاقات نہیں ہوسکی تو حضرت شیخ نے فرمایا الحمد للہ، الحمد للہ کہ حضرت نورالمشائخ زندہ ہیں۔ اس خبر سے دل کو سرور حاصل ہوا اور قلبی مسرت ہوئی۔ اللہ پاک ان کو محفوظ اور تادیر سلامت رکھے اور دشمن کی قید سے رہائی عطا فرمائے۔

اس کے بعد مجاہدین کی درخواست پر حضرت شیخ نے دعا فرمائی دعا کے دوران حضرت کی آواز گلوگیر تھی اور مجاہدین کی آنکھیں اشکبار تھیں۔

مولانا محمد یوسف افغانی (شہید) کے ساتھ شیخ الحدیث کی گفتگو

دعا سے فراغت کے بعد مجاہدین کا وفد بھی ابھی روانہ نہیں ہوا تھا کہ اچانک ایک بڑے قد آور سفید ریش بزرگ مسجد میں داخل ہوئے سب کی نگاہیں ادھر اٹھ گئیں کہ ایک مجاہد نے فوراً آگے بڑھ کر آنے

والے مجاہد کا حضرت شیخ سے تعارف کرایا۔ کہ حضرت! مولانا محمد یوسف صاحب تشریف لا رہے ہیں جو جامعۃ العلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے فاضل ہیں اور جنگ کے مختلف محاذوں پر لڑ چکے ہیں۔ اور کئی پلٹنوں کے امیر ہیں۔ حضرت شیخ نے مولانا محمد یوسف افغانی کا پرتپاک استقبال فرمایا۔

مولانا محمد یوسف: حضرت! صرف زیارت و ملاقات اور دعا کے لئے حاضر ہوا ہوں مجاہدین اور محاذ جنگ کے رفقاء کے کچھ ضروری امور ہیں اور اس سلسلہ میں بھی کچھ مشورہ کرنا ہے۔

حضرت الشیخ: آپ کس محاذ پر جا رہے ہیں۔

مولانا یوسف: ولایت لوگر پر جو کابل سے جنوب کی طرف واقع ہے اور اس سے قبل بھی تین چار محاذوں پر جنگ لڑی ہے ان محاذوں پر میرے ساتھ آپ کے تلامذہ اور دارالعلوم حقانیہ کی فضلاء نے بھی خوب تعاون کیا ہے۔

حضرت الشیخ: کیا آپ کے علاقہ کے عام شہروں اور دیہاتوں میں خلقی پرچمی روسی اور روسی ذہن کے لوگ موجود ہیں آپ کو اور آپ کے رفقاء اور اہل ایمان کو اذیت پہنچاتے ہیں۔

مولانا محمد یوسف: جی نہیں۔ ہمارے اپنے علاقہ اور اس کے اطراف میں نہ تو پرچمی باقی رہ گئے اور نہ خلقی، نہ روسی اور نہ روسی ذہن کے کابلی اور جو تھے وہ یا تو مارے گئے یا پھر ازخود بھاگ گئے ہیں اب بھی اگر مجاہدین کو ایسے کسی فرد کی نشاندہی اور پھر اس کی تصدیق ہو جائے تو راتوں رات اس کے گھر کا گھیراؤ کر کے اسے گرفتار کر لیتے ہیں یا اسے مار بھگاتے ہیں بحمد اللہ اب خدا کے فضل سے ہمارے علاقہ میں ایسے لوگوں کے پیر نہیں لگتے۔

حضرت الشیخ: محاذ میں آپ حضرت جس شجاعت پا مردی اور بہادری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ آنے والے احباب ان تمام حالات سے آگاہ کر دیتے ہیں باری تعالیٰ مزید استقامت عطا فرمائے میں واپنے طلبہ اور وہاں سے آنے والے مجاہدین کو علی العموم وجعلنا من بین ایدیھم اور وشاہت الوجوہ کا وظیفہ بتایا کرتا ہوں تو آپ تو ماشاءاللہ خود عالم دین ہیں۔

شاہت الوجوہ کی صداقت کا مشاہدہ

مولانا یوسف: جی ہاں۔ ہم نے اس کی برکات اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور صداقت کا مزید یقین ہونے لگا ہے ایک مرتبہ نو رفقاء کا میدان جنگ میں ایک بڑی روسی فوج سے سامنا ہوا اور ہم محاصرہ میں آ گئے ہم نو آدمیوں کے پاس صرف تین بندوقیں تھیں ان میں بھی ایک ٹوٹی ہوئی تھی۔ میں نے وہاں انا جعلنا فی اعناقھم پڑھ کر مٹھی میں کنکریاں لیں اور شاہت الوجوہ پڑھتے ہوئے

دشمن کیطرف پھینکیں اور پھر ہم تین تین ساتھیوں کے گروپ بن کر دشمن کی طرف مختلف سمت روانہ ہو گئے مگر میرا محاصرہ بہرحال جاری رہا میں ساتھ والے ایک گاؤں میں گھس گیا دشمن کے چالیس ٹینک اور اوپر سے بمبار طیاروں نے اس بستی کا محاصرہ کرلیا اور کہا کہ ہمیں آدمی دو۔ بستی کے معززین کو بلایا اور انہیں دھونس دھمکی دی اور حد درجہ تشدد اور ظالمانہ سلوک کیا اور انہیں الٹا لٹکا کر کہتے رہے کہ ہمیں آدمی دو۔ ہمارے محترم مولانا نصراللہ صاحب کی داڑھی کے بال نوچ نوچ کر میرا دریافت کرتے رہے مگر ان میں کسی نے بھی ہمیں ان کے حوالے کرنے کی حامی نہیں بھری ہم وہاں بستی سے متصل انگوروں کے ایک باغ میں لیٹ گئے جہاں کوئی جائے پناہ نہ تھی اور شاہت الوجوہ کا عمل جاری رکھا۔ خدا کی قدرت اور اسلام کا معجزہ کہ اس گئے گذرے دور میں ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اس باغ میں بار بار روسی فوجی داخل ہوئے بوٹا بوٹا الٹ دیا۔ ہماری آنکھوں کے سامنے گھومتے پھرتے دندناتے رہے ان کے ہر ادا ہمارے مشاہدہ میں تھی۔ مگر خدا کی شان کہ ہم باغ میں ہوتے ہوئے بھی ان کی نظروں سے پوشیدہ رہے۔

حضرت الشیخ: جی ہاں وجعلنا من بین ایدیهم سدًا ومن خلفهم سدًا فاغشینا هم فهم لا یبصرون کا یہی معنی ہے۔

آٹھ مجاہدین کو دشمن دس ہزار سمجھ بیٹھا

مولانا یوسف: ایک مرتبہ ہمارا ایک فوجی محاذ جو مجاہدین کے اسلحہ کا مرکز تھا کو تاراج کرنے کے لئے روسی فوج نے ۴۰ ٹینکوں اور ۱۸ بمبار طیاروں سے یلغار کر دی میرے ساتھ اتفاق سے اس وقت آٹھ ساتھی رہ گئے تھے اور وہ بھی دینی مدرسہ کے طالب علم، ہم نے اپنے مورچہ میں بیٹھ کر دشمن کے حملہ کا ڈٹ کر جواب دیا اور اس اندازے سے اندھا دھند فائرنگ کی کہ دشمن کے پاؤں اکھڑ گئے اور ہم خدا کے فضل سے محصور ہوتے ہوئے بھی دشمن پر غالب آئے۔ دشمن کے سینکڑوں افراد ہلاک اور جہنم رسید ہوئے جب حملہ آور فوج کابل واپس ہوئی اور ان سے ان کی ناکامی سے متعلق افسران بالا نے باز پرس کی تو انہوں نے رپورٹ دی کہ ناکامی کا سبب قلعہ کے اندر دس ہزار مجاہدین کی موجودگی اور ان کا زبردست دفاع ہے حالانکہ قلعہ میں صرف آٹھ آدمی تھے۔ پھر ہم نے دیکھا کہ دشمن اپنے مردوں اور زخمیوں کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے اٹھا رہے ہیں۔

حضرت الشیخ: آج کل تو سخت سردی پڑ رہی ہے اور برف باری بھی ہو رہی ہے تو اس سے مجاہدین کو بھی سخت مشکلات پیش آتی ہوں گی۔

سردی اور برف باری میں پامردی کا مظاہرہ

مولانا یوسف: جی ہاں! بعض مقامات پر برف باری کی وجہ سے مجاہدین کو زبردست مشکلات کا سامنا کرنا پڑا

ایک مقام پر چھ روز تک مجاہدین دشمن کی فوج کے محاصرے میں آ گئے تو برف کے تودوں پر رہتے رہتے ان کے پاؤں ٹھنڈے پڑ گئے۔ اور نیچے سے کٹ گئے مگر اس حالات میں بھی انہوں نے دشمن کا حد درجہ پامردی اور استقامت سے مقابلہ کیا اور دشمن کے ۴۰ ٹینک اور ۱۸ جہاز مار گرائے ایک دوسرے محاذ پر جب مجاہدین دشمن کے طویل محاصرہ میں آ گئے تو سردی کی وجہ سے ۲۰۰ مجاہدین کے پاؤں نیچے سے کٹ گئے۔ اس موقع پر حضرت اقدس کے چہرہ پر حد درجہ حزن و ملال کے آثار ہویدا ہوئے اور کافی دیر تک ان کے لئے دعائیں فرماتے رہے۔

نوٹ: اس مذاکرہ کے مجاہد مولانا یوسف شہید ستمبر ۱۹۸۳ء کو جنگ کے دوران بڑی بیدردی سے شہید کئے گئے...... ع بنا کردن چہ خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن

مجلس شوریٰ دارالعلوم حقانیہ کا بجٹ اجلاس

ستمبر ۱۹۸۳ء بمطابق ۱۴۰۳ھ: دارالعلوم حقانیہ کی مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس یہاں دارالعلوم کے لائبریری ہال میں زیر صدارت حضرت مولانا قاری محمد امین صاحب راولپنڈی منعقد ہوا جس میں ملک کے دور دراز حصوں سے دارالعلوم کے ارکان نے شرکت کی، شیخ الحدیث حضرت والد ماجد مولانا عبدالحق صاحب مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی علالت کی وجہ سے حسب سابق احقر نے بجٹ پیش کیا، جس میں دارالعلوم کے تمام شعبوں کارگذاری اور آمد وخرچ پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی تھی، احقر نے سال رواں کے اخراجات کیلئے بارہ لاکھ ترپن ہزار پچاس روپے کا میزانیہ پیش کیا، سال گذشتہ دارالعلوم کی مختلف مدات پر گیارہ لاکھ اناسی ہزار ایک سو اناسی روپے بارہ پیسے خرچ ہوئے، بجٹ اجلاس میں ارکان نے دارالعلوم کی ترقیاتی سکیموں پر کھل کر اظہار خیال کیا اور دارالعلوم کے مثالی اور متوازن بجٹ کو سراہا۔

اجلاس کے اراکین ملک وملت کے مشاہیر علم وفضل دارالعلوم کے بعض اساتذہ وارکان کی وفات پر اظہار تعزیت کیا، اور اس ضمن میں قاری محمد طیب قاسمی، علامہ شمس الحق افغانی، مولانا عبدالحلیم صدر مدرس دارالعلوم، مولانا مصطفیٰ حسن مدرس دارالعلوم، مولانا عبدالقیوم پوپلزئی، مولانا عبدالواحد گوجرانوالہ، مولانا حافظ نور محمد صاحب تلہ گنگ، مولانا دوست محمد مردان، حاجی رحمان الدین اکوڑہ خٹک رکن دارالعلوم، میاں مراد گل کاکاخیل (رکن دارالعلوم) محمد نواز خان خٹک شیدو اور دیگر حضرات کے حق میں دعائے مغفرت کی، اجلاس میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کی صحت کاملہ کیلئے خصوصی دعا کی گئی جو پچھلے دو ہفتوں سے خیبر ہسپتال پشاور میں زیر علاج ہیں۔

خیبر ہسپتال پشاور میں شیخ الحدیث صاحب کا علاج کے لئے قیام:

۹ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ بمطابق ۱۷ستمبر ۱۹۸۳ء حضرت خیبر ہسپتال پشاور میں زیر علاج ہیں ڈاکٹروں کا مشورہ ہے کہ عید بھی یہاں گذاریں کیونکہ گھر میں لوگوں کا ہجوم صحت کو دوبارہ بگاڑ دے گا، اور ملاقاتیوں کو روکنا مشکل ہوگا کل عید گاہ میں پہلی دفعہ حضرت کا خطاب نہیں ہوگا اور میں نے پہلی دفعہ تقریر کرنی ہے اس اہم مرحلہ پر حضرت نے خصوصی دعائیں دیں اور ہدایات بھی کہ گاؤں کے کسی معاملہ پر کسی ایک گروہ یا بلدیاتی مسائل کی طرف خطاب میں کوئی تعرض نہ کریں۔

۱۶ ذی الحجہ حضرت ہسپتال سے گھر تشریف لائے تقریبا ایک ماہ ہسپتال میں زیر علاج رہے ڈاکٹر ناصر الدین اعظم اور ڈاکٹر صاحبزادہ وحید ماہرین امراض قلب نے بڑی عقیدت سے تیمارداری کی دل کی تکلیف کی وجہ سے کمرہ ۱۸ سی سی آئی میں بھی کئی دن گذارے پھر امراض قلب کی وجہ سے سی سی یو بھی منتقل ہوئے دل کی تکلیف کم ہوئی سخت پابندی کے باوجود ملاقاتیوں کا شب درروز ہجوم رہا۔

۲۵ ذی الحجہ طویل علالت کے بعد آج پہلی بار دارالعلوم تشریف لائے، احقر اس وقت دارالحدیث میں ترمذی پڑھا رہا تھا دفتر اہتمام میں تشریف فرما ہوئے ان کی آمد سے دوبارہ بہار آئی۔

شیخ الحدیث کا وفاق کے نصاب تعلیم سے متعلق مجلس عاملہ کے اراکین کے نام مکتوب:

بہتر نصاب تعلیم مستقبل کے جاندار علمی اور اسلامی قیادت کا ذریعہ

ذیل کا خط حضرت شیخ الحدیث کی طرف وفاق المدارس کے اجلاس ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو اراکین مجلس عاملہ کے سامنے پیش کیا گیا۔

نحمدهٗ ونصلی علیٰ رسوله الکریم حضرات علماء کرام ومشائخ عظام! کاش، مجھے اعذار نہ ہوتے، یا کم از کم کہیں آنے جانے کی طاقت ہوتی اور صحت اجازت دیتی تو میں اس اجلاس میں ضرور شرکت کرتا۔ اپنے اکابر ومشائخ سے زیارت وملاقات بھی ہو جاتی اور نصاب تعلیم سے متعلق تبادلہ خیال بھی ہو جاتا، مگر یہ تمنا پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ تاہم اپنے اکابر علماء، جو کشتی ملت کے ناخدا ہیں ان کی خدمت میں ایک گذارش اور درخواست پیش کرتا ہوں کہ مجلس عاملہ کا حالیہ اجلاس نصاب تعلیم پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا ہے۔ جہاں تک نصاب تعلیم سے تمام ضروریات زندگی کی تکمیل کا مسئلہ ہے تو یہ ایک حقیقت ہے کہ نصاب اپنی تمام خوبیوں اور امتیازات وخصوصیات کے باوصف، تمام ضروریات زندگی کی تکمیل نہیں کرتا۔ آج تک کوئی ادارہ کوئی جماعت کوئی ذمہ دار اور حقیقت پسند شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکا کہ ہمارا نصاب تعلیم زندگی کی تمام

ضروریات کو حاوی ہے۔

مگر اصل بات یہ ہے کہ نصاب تعلیم ایک ملکہ خاص کا ضامن ہے جو انسان کی زندگی میں قدم قدم پر رہنمائی و قیادت کا کام دے سکے۔ نصاب تعلیم زندگی کے تمام تقاضوں اور ضروریات کی تکمیل کا ضامن نہیں ہوتا۔ البتہ صحیح اور ایک جاندار نصاب تعلیم سے طلبہ میں ایک ملکہ، ایک صلاحیت اور صحیح ذوق پیدا ہو جاتا ہے جس کی بنا پر طلبہ کے لئے ہر نوع کا علمی موضوع خواہ اس کا تعلق انسانی زندگی کے کسی بھی شعبہ سے کیوں نہ ہو آسان ہو جاتا ہے۔ درس نظامی کی تاریخ اور دارالعلوم دیو بند کے اساتذہ علماء اور فضلاء میں یہی چیز ہے جو سب میں نمایاں نظر آتی ہے تو اس وقت آپ کسی ایک مدرسہ کے ذمہ دار، منتظم یا صرف مدرس کی حیثیت سے نہیں سوچ رہے اور نہ ہی اس وقت آپ ایک کلاس کے استاد کی حیثیت سے سوچ رہے ہیں اور نہ ہی آپ کا دائرہ اثر ایک محدود حلقہ ہے بلکہ آپ ملت اسلامیہ کا سرمایہ افتخار، پاکستانی علمی برادری کے گل سر سبد اور خلاصہ اور نظام تعلیم اور علمی حلقوں کے قائد ہیں۔ آپ مستقبل کے نئے علمی حلقوں، دینی مدارس اور ان میں تعلیم پانے والے نونہالان ملت کے ذہن اور دل و دماغ کا سانچہ گر ہیں جو آپ ہی کے دئے ہوئے نصاب تعلیم میں ڈھل کر تعمیری ترقی کر کے ملی اور قومی زندگی میں ایک اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ آپ کسی ایک مدرسہ کے نصاب تعلیم کے بارے میں نہیں سوچ رہے بلکہ اس وقت آپ کی حیثیت درحقیقت اس کھیون ہار کی ہے جو ڈوبتی ہوئی نیا کو ساحل مراد تک پہنچانے کے لئے سب کچھ سے بے نیاز ہو کر میدان عمل میں کود آیا ہو۔ آج نہ صرف یہ کہ ملت اسلامیہ اور اہل اسلام عالمی سطح پر ایک صحیح اور جاندار اسلامی اور علمی قیادت سے محروم ہیں بلکہ ملکی اور جماعتی سطح پر بھی اس کا شدید فقدان محسوس کیا جا رہا ہے۔

اگر آپ بہتر نصاب تعلیم کا روشن چراغ لے کر مستقبل کی جاندار علمی و اسلامی قیادت کی تلاش شروع کر دیں تو یقین جانیں کہ آپ کو ہمارے دینی مدارس کے فضلاء اور طلباء میں ایسے باہمت اور باصلاحیت اور صاحب عزیمت افراد ضرور مل جائیں گے جن کے پختہ عزم صحیح فیصلہ اور عظیم حوصلہ سے ملت کی تقدیر بدل سکتی ہے اور ایک عظیم اسلامی انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک طویل علمی رہ نوردی اور تحقیق و جستجو کے بعد آپ حضرات جن نتائج تک پہنچے ہیں۔ اس کا ماحصل، ہمارے دینی مدارس کا نصاب تعلیم قرار پانے والا ہے تو اس لحاظ سے تو آپ ایک نصاب تعلیم نہیں بلکہ ملت اسلامیہ کے نوخیز نونہالوں کا ذہن، عقیدہ اور دل و دماغ تیار کر رہے ہیں۔

قوم نے آپ حضرات پر اعتماد کیا ہے اور نصاب تعلیم جیسی اہم ترین ذمہ داری کا اہل قرار دیا ہے کتنی اور کیسی کیسی توقعات آپ سے وابستہ اور قائم کی گئی ہیں۔

عالم اسلام کے موجودہ دور زوال و انتشار اور لا دینیت و مغربیت مادہ پرستی و معدہ پرستی کے عالمگیر سیلاب کے سانحہ پر علماء اسلام کی بالعلوم اور وفاق المدارس کے حالیہ اصلاح نصاب کے اجلاس کے شرکاء کی بالخصوص ذمہ داریاں پہلے سے کئی گنا زیادہ ہوجاتی ہیں۔

نصاب تعلیم میں غور وفکر اور ترامیم و اضافہ کا مطمح نظر مدرسہ کی تعلیم، مدرسہ کے طالب علم کی ذمہ داری، اسباق کی ترتیب، اوقات کا لحاظ، محنت و مطالعہ اور تکرار کے اوقات، دماغ سکون اور دماغ صلاحیتوں کو جلا دینے اور صیقل کرنے والے ذرائع، اکابر و اسلاف کے علوم و معارف سے وابستگی علمی کمالات، امتیاز و اختصاص، صدق و اخلاص کے ساتھ ساتھ موجودہ دور میں اس کا کردار، دنیا کے نقشہ میں اس کی حیثیت اور جان بلب ملت مرحومہ اور مطلق انسانیت کیک لئے اس کی مسیحائی رجال نوازی اور اس کے عظیم علمی و دعوتی مقاصد اور فوائد کی اہمیت ہونا چاہیے۔

مجھے امید ہے کہ آپ حضرات اس سلسلہ میں مزید غور وخوض جاری رکھیں گے۔ تا آں کہ مقصود تک رسائی ہو اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ بندہ عبدالحق غفرلہٗ (مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور)

(ماہنامہ الحق نومبر ۱۹۸۳ء ص ۴۷ تا ۴۹)

مولانا سمیع الحق مدظلہ سفر نامہ مصر (اجمالی رپورٹ)

پچھلے ماہ میرے سفر مصر کی اطلاع چھپی تو قارئین کو روئداد سفر کا اشتیاق ہوا۔ بہت سے احباب نے اس خدشے کا اظہار کیا کہ یہ سفر نامہ بھی کہیں ''سفر چین'' کی طرح طاق نسیاں کی نذر نہ ہوجائے مگر سفر سے واپس ہوتے ہی وہی ہجوم اشغال اور متنوع مصروفیات جس میں دلجمعی اور یکسوئی سے کچھ لکھنا مشکل ہو جاتا ہے مجھے خود خطرہ ہے کہ زیادہ وقت گذرا تو اس سفر کے مشاہدات و تاثرات بھی دھندے نہ پڑ جائیں لیکن قارئین کی دعا سے اگر خداوند تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی اور فضل ایزدی نے نوازا تو بہت جلد ان شاء اللہ اس سفر کی تفصیلات ملاحظہ فرمائیں گے۔

فی الوقت اس سفر کی اجمالی رپورٹ یہ ہے کہ یہ سفر حکومت مصر کی مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کی دعوت پر ہوا۔ پاکستانی مجلس شوریٰ کے سات ارکان اور سیکرٹری پر مشتمل یہ وفد چیئرمین مجلس شوریٰ جناب خواجہ محمد صفدر صاحب کی قیادت میں ۲۸ نومبر ۱۹۸۳ء صبح دس بجے کراچی سے روانہ ہوکر ظہر کے بعد قاہرہ پہنچا، مصری پارلیمنٹ کے چیئرمین جناب ڈاکٹر صبحی عبدالحکیم اور دیگر حضرات کی رہنمائی اور انتظام میں پہلے چار دن قاہرہ میں گذرے جو اہم سرکاری استقبالیہ تقریبات میں شمولیت، قاہرہ کے اسلامی آثار و مساجد، عجائب خانوں، جامع ازہر اور آثار قدیمہ کی سیر و سیاحت، مجلس شوریٰ اور مجلس الشعب (سینیٹ) کے سربراہوں،

مصری وزیر خارجہ شیخ الازہر اور دیگر اہم شخصیات سے اجتماعی اور انفرادی ملاقاتوں کے علاوہ صدر جمہوریہ مصر سے مذاکرات اور ایسے ہی دیگر بھرپور پروگراموں میں گذرے، مقصد سفر بھی دونوں برادر اسلامی ملکوں کے باہمی روابط اور تعلقات میں استحکام اور ترقی تھا۔ جس کا داعیہ کچھ عرصہ سے مصر نے بھی بڑے شد و مد سے محسوس کیا ہے۔ الحمد للہ ان ایام میں اسلامی رشتہ پر مبنی اخوۃ و اتحاد کے جذبات کا دونوں طرف سے بھرپور اظہار کیا گیا۔

پانچویں دن یعنی ۲ دسمبر ۱۹۸۳ء صبح نور کے تڑکے ہم لوگ بذریعہ طیارہ قاہرہ سے چار پانچ سو میل دور فراعنہ کے شہر الاقصر (جسے انگریزی میں لکسر لکھتے ہیں) گئے، جہاں کی پہاڑیوں میں چار پانچ ہزار سال قبل فراعنہ کے مقبرے دریافت ہوئے اور کئی فراعنہ کی نعشیں برآمد ہوئیں اور جہاں کے فلک پیما ستونوں پر کھڑے دیو ہیکل عبادت خانے اب بھی اپنے بنانے والوں کی عظمتوں کا مذاق اڑاتی اور ان کی عقل و خرد کا ماتم کرتی ہوئی سامان عبرت بنی ہوئی ہیں۔ الاقصر میں ایک دن اور ایک رات ٹھہر کر دوسرے دن صبح جہاز سے اسوان شہر جانا ہوا جو اپنے اندر قدیم اور جدید تاریخ کے کئی اوراق سمیٹے ہوئے ہے اور جس کا عظیم ڈیم موجودہ مصریوں کی اصطلاح میں اہرام جدید ہے۔ یہ تمام دن یہاں گذرا جبکہ عروس تاریخ بڑی تیزی سے اپنے چہرے کے حجاب ایک ایک کر کے سرکاتا رہا اور جب اس نے رات کی سیاہی سے اپنا رخ زیبا ڈھانپ دیا تو ہم لوگ بعد از مغرب دوبارہ قاہرہ کی طرف پرواز کر گئے۔ اب میزبان حکومت نے قاہرہ پہنچتے ہی راتوں رات کاروں کے ذریعہ سکندریہ پہنچانے کا پروگرام بنا رکھا تھا کہ صبح چند گھنٹے سکندریہ کی سیاحت کر کے سیدھا قاہرہ ایئرپورٹ پہنچ کر وفد کی مصر سے مراجعت ہوگی۔ ہمارا ارادہ قاہرہ سے احرام باندھ کر بغرض عمرہ سعودی عرب جانے کا تھا۔ ہفتہ بھر کی شدید تھکاوٹ پھر ایسی رواردی میں یہ اگلا پروگرام ہمارے بس میں نہیں تھا کہ اس کا اثر جدہ پہنچتے ہی عمرہ کے مناسک اور زیارت مدینہ پر پڑ سکتا تھا۔ اس لئے ہماری خواہش پر سکندریہ کا پروگرام ترک کر دیا گیا۔ رات قاہرہ میں رہے اور دوسرے دن یعنی ۴ دسمبر کو پونے چار بجے ہم نے تاریخ انسانی کے مختلف ادوار کو اپنے پہلو میں لئے ہوئے اس شہر کو خیر باد کہا۔ قاہرہ جو اسلامی عظمتوں کا امین، مسجدوں اور اولیاء کا شہر، اہراموں کی بستی اور اب مسلمانوں کے زوال و ادبار کا مرثیہ خواں ہے خیر مقدم کہنے والے اہم شخصیات بشمول صدر مجلس شوریٰ ڈاکٹر صبحی عبدالحکیم اب الوداع کہنے بھی موجود تھے۔ ☆☆☆

جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے شعبہ تصنیف و تالیف
موتمر المصنفین کی تمام مطبوعات حاصل کرنے کیلئے اس پتے رابطہ فرمائیں
موتمر المصنفین جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ - 0315-9898998